سوال

(84)چندہ جمع کر کے مسجد تعمیر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک اہل قریہ نے چندہ جمع کر کے مسجد کی تعمیر ، بعدہ مسجد ٹوٹ جانے کے ، دوبارہ بستی والوں نے کچھ چندہ اور بیت المال کے روپیہ سے کچھ اینٹوں کی دیوار دے کر اس پر ٹین کا گھر بنایا۔ اب ازروئے شریعت اس میں نماز جائز ہے یا نہیں ؟ زید کہتا ہے کہ بیت المال کا روپیہ ادا کر دینے سے نماز جائز ہوگی۔ اور بکر کہتا ہے کہ جب تک مسجد توڑ کر از سر نو تعمیر نہ جائے ، نماز جائز نہیں ۔ کیوں کہ بناء فاسد ہے، قول اول کی بناء پر (یعنی زید کے قول سے) تفریق جماعت کا خطرہ ہے ،اور بناء بر قول بکر اتحاد بین المسلمین مد نظر ہے؟ بینوا توجروا   المستفتی : ابوالمحمود عبدالنور حال مقیم پلاش باڑی پوسٹ بنا کوڑی ضلع ، دیناج پور

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسجد میں نماز بلاشبہ جائز ہے،اس کو توڑنے اور منہدم کرنے کی ضرورت نہیں ہے ، بیت المال میں بالعموم چرم قربانی ، فطرہ ، زکوۃ ، عشر کی رقم جمع رہتی ہے،جن علماء کے نزدیک فطرہ وزکوۃ مصارف زکوۃ " فی سبیل اللہ ،، عام ہے ، جمیع وجوہ خیر بما یعود نفعہ الی المسلمین " کوان کے نزدیک فطرہ وزکوۃ وغیرہ تعمیر مسجد کی درست ہے،اور اس میں نماز پڑھنی بلا کراہت جائز ہے، جیسے اس کے علاوہ خالص چندہ کی رقم سے بنی ہوئی مسجد میں نماز درست وجائز ہے ۔

اور جن کے نزدیک ''فی سبیل اللہ ،، صرف جہاد کفار مراد ہے، ان کے نزدیک زکوۃ وعشر وفطرہ سے مسجد کی تعمیر جائز نہیں اور یہی حق وصواب ہے ، لیکن ان کے نزدیک یہ جائز ہے کہ بیت المال کی ایک مدکی رقم سے قرض لے کر اس کے دوسرے مد کے مصارف میں (جب اس دوسری مد میں رقم موجود نہ ہو اور اس کے مستحق موجود ہوں اور انہیں خرچ کرنے کی ضرورت ہو) تو صرف کی جائے ، جیسے زکوۃ کی رقم جزیہ کے مصارف میں ۔

پس صورت مسؤلہ میں چندہ کی رقم کے علاوہ بیت المال کی جو رقم تعمیر مسجد میں خرچ ہوئی ہے ، وہ بیت المال سے قرض لینے کے حکم میں متصور ہوگی ، اب مصلیان مسجد کو چاہیے کہ چندہ کر کے بیت المال میں اس قدر رقم داخل کر دیں ، اور مسجد کو منہدم کر کے بیت المال کی رقم کو برباد نہ کریں ورنہ عنداللہ جواب دہ ہوں گے ، زید کا قول ہے اس پر سب کو متفق ہونا چاہئے ، بکر کا قول صحیح نہیں ہے اس کو بنائے اتفاق نہیں بنانا چاہیے ۔

کتبہ عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسۃ دارالحدیث الرحمانیہ بدہلی

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 186

محدث فتویٰ